ہفتہ وار رسالہ: 293
WEEKLY BOOKLET:293

# امیرِ اہلِ سنّت سے
# قضا نمازوں
# کے بارے میں سوال جواب

صفحات 14

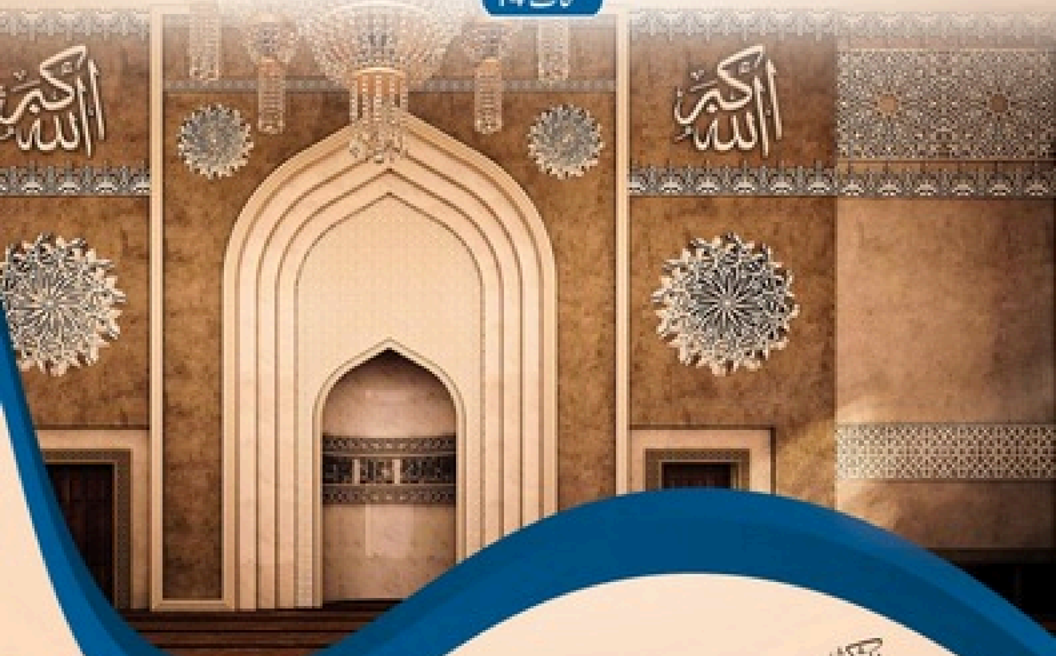

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ رسالہ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ سے کیے گئے سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے

# امیرِ اہلِ سنّت سے قضا نمازوں کے بارے میں سوال جواب

**دُعائے جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت:** یا اللہ پاک! جو کوئی 14 صفحات کا رسالہ ”امیرِ اہلِ سنّت سے قضا نمازوں کے بارے میں سوال جواب“ پڑھ یا سن لے، مرتے دم تک اس کی کوئی نماز قضا نہ ہو اور اس کی بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

## درود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے نماز کے بعد حمد وثنا اور دُرود شریف پڑھنے والے سے فرمایا: ”دُعا مانگ قبول کی جائے گی، سوال کر، دیا جائے گا۔“ (نسائی، ص220، حدیث: 1281)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**سوال:** بے نمازیوں کے لیے کیا کیا وعیدیں ہیں؟ اِرشاد فرمادیجیے۔

**جواب:** بے نمازی کی سب سے بڑی بدنصیبی یہ ہے کہ وہ اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نافرمان ہے۔ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں جگہ جگہ نماز کا حکم فرمایا ہے، لیکن یہ اس حکم کو عملی جامہ نہیں پہنا رہا۔ اِسی طرح پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بھی بے شمار مَواقع پر نماز کا حکم دیا ہے، لیکن یہ اس حکم کو عملی طور پر نہیں اپنا رہا، تو یہ اس کی بدبختی اور بدنصیبی ہے۔ جو جان بوجھ کر ایک نماز ترک کرے گا تو اس کے لیے جہنّم کا مخصوص دروازہ ہے، جس سے وہ جہنّم میں داخل کیا جائے گا۔ (حلیۃ الاولیاء، 7/299، حدیث: 10590)



www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو نماز قضا کرتا ہے تو وہ ہزاروں سال جہنّم کے عذاب کا حقدار ہے۔(فتاویٰ رضویہ،9/158) بہر حال مسلمان کو ہر حال میں نماز قائم رکھنی چاہیے، بے نمازی انسان کس کام کا؟ بچوں بلکہ گھر کے تمام افراد کو نماز کی تلقین کرتے رہنا چاہیے۔ اگر وہ نہیں بھی پڑھتے جب بھی ہمیں بولنے (یعنی نیکی کی دعوت دینے) کا ثواب تو ملے گا۔ نیز بار بار بولنے اور سمجھانے سے اِن شاءَ اللہ نماز کی توفیق بھی مل ہی جائے گی۔

ہم پہلے بلیک بورڈ اور نُمایاں جگہوں پر لکھا ہوا دیکھتے تھے کہ "نماز قائم کرو" یہ دیکھ دیکھ کر نماز پڑھنے کا ذہن بنتا کہ نماز بہت اہم ہے، اسے ترک نہیں کرنا چاہیے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ نماز بہت اہم ہے۔ لہٰذا اب بھی اگر ہم بات بات پر نماز کا تذکرہ کرتے رہیں تو سننے والوں کو ترغیب ملتی رہے گی، یوں وہ نمازی بنیں گے اور اِن شاءَ اللہ مساجد بھی آباد ہوں گی۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت،1/242)

**سوال:** کیا قضائے عُمری ضروری ہے؟

**جواب:** قضائے عُمری فرض ہے۔ جس کی نمازیں قضا ہو گئیں، اس کی توبہ کی صورت یہی ہے کہ وہ توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ تلافی بھی کرے یعنی جو نمازیں قضا ہوئی ہیں، وہ سب کی سب ادا بھی کرے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت،2/273)

**سوال:** قضائے عُمری کن نمازوں کی ہوتی ہے؟

**جواب:** قضائے عُمری صرف فرض اور وتر کی ہوتی ہے، تو یوں ایک دن کی 20 رکعتیں بنتی ہیں، دو فرض نمازِ فجر کے، چار فرض نمازِ ظہر کے، چار فرض نمازِ عصر کے، تین فرض نمازِ مغرب کے، چار فرض نمازِ عشا کے اور تین وتر۔(ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص125) سُنَّتوں اور نوافل کی قضا نہیں ہوتی۔(جنتی زیور، ص274۔ فتاویٰ رضویہ،8/146-148 ماخوذا)

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت،2/274)



www.dawateislami.net

**سوال:** قضا نماز دن میں کن اَوقات میں پڑھ سکتے ہیں؟

**جواب:** تین اوقات مکروہ ہیں (سورج طلوع ہونے کے بعد 20 منٹ تک، ضحوۂ کُبریٰ کے وقت، غروبِ آفتاب سے پہلے کے آخری 20 منٹ) ان کے علاوہ جب چاہیں قضا نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (فتاویٰ ہندیہ، 1/52)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 7/331)

**سوال:** کیا قضا نمازیں گھر میں پڑھ سکتے ہیں؟

**جواب:** قضا نمازیں گھر میں ہی پڑھنی چاہئیں۔ مسجد میں سب کے سامنے اِس طرح پڑھنا کہ لوگوں کو پتا چل جائے کہ یہ قضا پڑھ رہا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ (درمختار، 2/650 ماخوذا) البتہ ایک ہی نماز سب کی قضا ہو گئی تو اسے باجماعت پڑھ سکتے ہیں۔ (فتاویٰ ہندیہ، 1/55) تنہا کسی کی نماز قضا ہو گئی تو اب دوسروں کو پتا نہیں لگنا چاہیے، کیونکہ بِلاعُذرِ شَرعی جان بوجھ کر نماز قضا کرنا گُناہ ہے لہٰذا اِس کا اِظہار دوسروں پر نہ کیا جائے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 2/363)

**سوال:** اَلحمدُلِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے پر نمازیں وقت پر ادا کرنے کا ذہن بنتا ہے۔ پچھلی قضا نمازوں کو جلد ادا کرنے کے لیے حساب لگانے کا کوئی آسان طریقہ بیان فرما دیجئے۔

**جواب:** قضا نمازیں جلد تر ادا کر لینا واجب ہے۔ (درمختار، 2/646) قضا نمازیں توبہ سے مُعاف نہیں ہوں گی، البتہ ادائیگی کے بعد قضا کا گناہ توبہ سے معاف ہو جائے گا۔ اگر کوئی قضا نہیں پڑھتا اور ویسے توبہ کیے جا رہا ہے تو یہ توبہ نہیں ہے، کیونکہ گناہ تو اب بھی اس کے ذِمّے باقی ہے۔ (درمختار، 2/627) اگر کسی نے بہت سالوں کی قضا نمازوں کا حساب لگانا ہے تو وہ جب سے بالغ ہوا اس وقت سے حساب لگائے، اگر بالغ ہونے کا بھی نہیں پتا کہ کب ہوا تھا تو پھر ہجری سِن کے حساب سے مَرد 12 سال کی عمر سے اور لڑکی 9 سال کی عمر سے نمازوں کا حساب لگائے۔ لڑکا 12 اور 15 سال کی عمر کے درمیان بالغ ہوتا ہے، جبکہ لڑکی 9 اور 15 سال کی

عمر کے درمیان بالغہ ہوتی ہے۔ فقط فرض رکعتوں کی قضا کی جائے گی اور تین وتر بھی قضا کرنا ہوں گے۔ یوں روزانہ کی یہ 20 رکعتیں بن جاتی ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 8/154-157، ماخوذاً)

عوام میں یہ مشہور ہے کہ ہر نماز کے ساتھ ایک نماز قضا پڑھے حالانکہ ایسا نہیں ہے، واجب یہ ہے کہ جلدی جلدی ساری نمازیں پڑھ کر اپنے ذِمّے سے اتارے۔ لہٰذا ضروری کام کاج، روزگار، کھانے پینے اور سونے وغیرہ مُعاملات جن کے بغیر آدمی کا گزارہ نہیں، کے علاوہ جو بھی وقت ملے تو اس میں قضا نمازیں پڑھے، تاکہ فرض سے سُبُکدوش ہو سکے۔ (درمختار، 2/646-بہار شریعت، 1/706، حصہ:4)(ملفوظات امیر اہل سنت، 2/363)

**سوال:** صاحبِ ترتیب اپنی قضا نمازیں کیسے ادا کرے؟

**جواب:** اگر کوئی صاحبِ ترتیب ہے تو اس کو اگلی نماز پڑھنے سے پہلے پچھلی نماز پڑھنا ہو گی۔ (بہارِ شریعت، 1/703، حصہ:4 ماخوذاً) جیسے اگر کسی کی نمازِ عشا قضا ہو گئی اور اس پر چھ نمازوں سے کم نمازیں قضا ہیں تو اس پر فرض ہے کہ یہ فجر کی نماز پڑھنے سے پہلے قضا نمازیں ادا کر لے، اگر یہ قضا پڑھنے سے پہلے فجر پڑھے گا تو فجر نہیں ہو گی۔ البتہ فجر کا وقت اتنا تنگ رہ گیا کہ اگر قضا پڑھنے کھڑا ہو گا، وقت نکل جائے گا تو فجر ہی پڑھے کہ اس صورت میں فجر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، اس کی فجر ادا ہو جائے گی۔ (بہار شریعت، 1/703، حصہ:4 ماخوذاً) مگر وہ قضائیں اب بھی ذِمّے پر باقی رہیں گی۔ اگر کسی کی چھ نمازوں سے زیادہ نمازیں قضا ہیں یعنی چھٹی نماز کا وقت بھی نکل چکا ہے تو یہ اب صاحبِ ترتیب نہ رہا، اب اس کے لیے اجازت ہے چاہے اس وقت کی نماز پہلے پڑھ لے یا زندگی کی کوئی قضا نماز پہلے پڑھ لے۔ (بہار شریعت، 1/705، حصہ:4 ماخوذاً) جن پر کئی نمازیں قضا ہیں وہ Confused نہ ہوں کہ ہماری کوئی نماز ہوتی ہی نہیں، ایسا نہیں ہے۔ اگر وہ صاحبِ ترتیب نہیں ہیں تو اپنی وقتی



www.dawateislami.net

نمازوں کے ساتھ ساتھ قضا بھی پڑھتے رہیں کہ ان قضا نمازوں کو جلد از جلد ادا کرنا واجب ہے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت،1/438)

**سوال:** جس کے ذِمّہ قضا نمازیں ہوں، کیا اُس کے نوافِل مقبول ہیں؟

**جواب:** جب تک کسی شخص کے ذِمّے فرض باقی رہتا ہے، اُس کا کوئی نفل قبول نہیں کیا جاتا، جیسا کہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی شُہرۂ آفاق کتاب ”فتاویٰ رضویہ شریف“ جلد 10 صفحہ 179 پر نقل فرماتے ہیں کہ جب امیرُ المؤمنین حضرت صدّیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ کی نزع کا وقت ہوا، امیرُ المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کو بلا کر فرمایا: اے عمر (رضی اللہُ عنہ)! اللہ پاک سے ڈرنا اور جان لو کہ اللہ پاک کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انہیں رات میں کرو تو قبول نہ فرمائے گا اور کچھ کام رات میں کہ انہیں دن میں کرو تو مقبول نہ ہوں گے اور خبر دار رہو کہ کوئی نفل قبول نہیں ہوتا جب تک فرض ادا نہ کر لیا جائے۔(حلیۃ الاولیاء،1/71، رقم:83)

حُضُور غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی کتابِ مُسْتَطاب ”فُتُوحُ الغیب“ میں ایسے شخص کی مثال جو فرض چھوڑ کر نفل بجالائے، یوں بیان فرماتے ہیں: اُس کی کہاوت ایسی ہے جیسے کسی شخص کو بادشاہ اپنی خدمت کے لئے بُلائے، یہ وہاں تو حاضر نہ ہوا اور اس کے غلام کی خدمت گاری میں موجود رہے۔ نیز فرماتے ہیں: اگر فرض چھوڑ کر سُنَّت و نفل میں مشغول ہوگا، یہ قبول نہ ہوں گے اور خوار (ذلیل) کیا جائے گا۔(فتوح الغیب، (مترجم) ص120)

حضرتِ شیخُ الشُّیُوخ امام شہابُ المِلَّۃِ وَالدِّین سُہروردی رحمۃُ اللہِ علیہ ”عَوارِف شریف“ میں حضرت خوّاص رحمۃُ اللہِ علیہ سے نقل فرماتے ہیں: ہمیں خبر پہنچی کہ اللہ پاک کوئی نفل قبول نہیں فرماتا، یہاں تک کہ فرض ادا کیا جائے۔ اللہ پاک ایسے لوگوں سے فرماتا ہے:



www.dawateislami.net

کہاوت تمہاری، بَدبندے (اُس بُرے شخص) کی مانند ہے جو قرض ادا کرنے سے پہلے تحفہ پیش کرے۔(عوارف المعارف، ص191) میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب تک فرض ذِمَّہ پر باقی رہتا ہے، کوئی نفل قبول نہیں کیا جاتا۔(ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص126) ہاں! جب وہ بندہ اپنے ذِمَّہ باقی تمام فرائض سے بری ہو جاتا ہے تو اللہ پاک کی بارگاہ سے اُمّید ہے کہ اس کے نوافل بھی مقبول ہو جائیں گے کہ قبولیتِ نوافل میں جو چیز رکاوٹ تھی، زائل ہو گئی۔ جیسا کہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ مزید فرماتے ہیں: اِن سب کی بھی مقبولی کی اُمید ہو گی کہ جس جُرم کے باعث یہ قابلِ قبول نہ تھے، جب وہ زائل ہو گیا تو اِنہیں بھی بِاِذْنِ اللہِ تعالیٰ شرفِ قبول حاصل ہو گیا۔(فتاویٰ رضویہ، 10/182)

## ایک مدنی اِلتجا

اِس لئے مدنی اِلتجا ہے کہ اگر آپ کی نمازیں فوت ہوئی ہیں تو نوافل کی جگہ بھی فوت شُدہ نمازیں ہی پڑھیے، تاکہ جس قدر جلد ممکن ہو اپنے ذِمّے باقی فرائض سے سُبُکدوش ہو سکیں کہ قضا نمازیں نوافل سے زیادہ اہم ہیں۔ صَدرُ الشَّرِیعہ، بَدرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے، انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضائیں پڑھے کہ بری الذّمہ ہو جائے۔ البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں (فجر کی 2 سنتیں، ظہر کی 6 سنتیں، مغرب کی 2 سنتیں، عشا کی 2 سنتیں) سنّتِ مؤکّدہ نہ چھوڑے۔(بہار شریعت، 1/706، حصہ:4) خلیلِ مِلَّت حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی رحمۃُ اللہِ علیہ اسی کے تحت فرماتے ہیں: اور لَو لگائے رکھے کہ مولا اپنے کرمِ خاص سے قضا نمازوں کے ضِمن میں اُن نوافل کا ثواب بھی اپنے خَزائنِ غیب سے عطا فرما دے، جن کے اوقات میں یہ قضا نمازیں پڑھی گئیں۔ وَاللّٰہُ ذُو



www.dawateislami.net

اَلْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔(سُنّی بہشتی زیور، ص240)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 1/ 63)

**سوال:** کوئی شخص ناپاک ہو اور اسے یاد نہ رہے کہ وہ ناپاک ہے اور اسی حالت میں نمازیں پڑھ لے تو ان نمازوں کا کیا حکم ہو گا؟

**جواب:** ناپاکی یعنی بے غسل ہونے کی حالت میں پڑھی گئی نمازیں، ہوئی ہی نہیں، ان کو پھر سے پڑھنا ضروری ہے۔(بہار شریعت، 1/ 282، حصہ:2 ماخوذا) اگر وقت نکل چکا ہے تو فرضوں کی قضا کرے اور وتر میں ایسا ہوا ہے تو ان کی بھی قضا کرے۔ سُنَّت اور نفل کی قضا نہیں ہے۔

(در مختار مع رد المحتار، 2/ 633 ماخوذا)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 2/ 274)

**سوال:** اگر سفر کے دوران قضا نماز ادا کرنی ہو تو پوری پڑھیں گے یا قصر؟ نیز عصر اور فجر کی قضا نمازیں عصر اور فجر کی اذان ہونے سے پہلے پڑھ سکتے ہیں یا اذان کے بعد پڑھیں گے؟

**جواب:** اگر نماز سفر میں قضا ہوئی تھی تو چاہے سفر میں ادا کرے یا حَضَر (مثلاً اپنے شہر) میں، قصر ہی پڑھنی ہو گی کیونکہ وہ نماز قصر ہی قضا ہوئی تھی۔ یوں ہی اگر حَضَر میں نماز قضا ہوئی تو چاہے سفر میں ادا کرے یا حَضَر میں پوری ہی پڑھنی ہو گی۔(رد المحتار، 2/ 650) فجر و عصر کی قضا پڑھنے کے لئے فجر و عصر کی اذان ہونا ضروری نہیں ہے، نہ ہی فجر و عصر کا وقت ہونا ضروری ہے، بلکہ حکم یہ ہے کہ جتنی جلدی ہو قضا نمازیں ادا کر لے۔

(در مختار، 2/ 646)(ملفوظات امیر اہل سنت، 3/ 566)

**سوال:** فجر کی نماز قضا ہو جائے تو یہ قضا نماز دوسرے دن نمازِ فجر کے وقت میں پڑھی جائے یا زندگی میں کبھی بھی پڑھی جا سکتی ہے؟ نیز کیا فجر کی قضا نماز کے ساتھ ساتھ اس کی سنتیں بھی پڑھنی ہوں گی؟

**جواب:** اگر فجر کی سنتیں نکل جائیں تو ان کی قضا نہیں ہوتی اور ان کی قضا نہ پڑھنے پر گناہ



www.dawateislami.net

بھی نہیں ملتا، کیونکہ قضا صرف فرضوں کی ہوتی ہے۔ہاں! اگر فجر کی قضا ہونے والی سنتیں پڑھنی ہوں تو اُسی دن سورج طلوع ہونے کے 20 منٹ گزرنے کے بعد اِشراق کے وقت سے نِصْفُ النَّہار تک کے دوران پڑھنا مستحب ہے۔ اس وقت کے بعد مستحب بھی نہیں ہے۔ [1] (ردالمحتار، 2/550)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 7/241)

**سوال:** بہت سے لوگوں کی قضائے عُمری یعنی فرض نمازیں باقی ہوتی ہیں، ان لوگوں کو قضائے عُمری پڑھنی چاہیے یا نمازِ تراویح کو ترجیح دینی چاہیے؟

**جواب:** اگر ذمّے پر قضائے عُمری باقی ہو تو ترجیح اسی کو حاصل ہوگی۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ قضائے عُمری کی وجہ سے نمازِ تراویح یا دیگر سُنَنِ مُؤکّدہ کو چھوڑ دیا جائے گا۔ اور پھر قضائے عُمری رَمضان میں ہی ادا کرنا ضروری نہیں ہے، رَمضان کے علاوہ سارا سال قضائے عمری ادا کی جاسکتی ہے۔ اس کے لیے نمازِ تراویح چھوڑنے کی بالکل اجازت نہیں ہوگی۔ مسلمان کو چاہیے وہ اپنی تمام ضروری مصروفیات سے فارغ ہو کر اپنے ذمے موجود قضائے عُمری ادا کرے اور اس کے ساتھ ساتھ دیگر سُنَنِ مُؤکّدہ اور نمازِ تراویح بھی پڑھتا رہے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 6/241)

**سوال:** کیا حامِلہ عورت اپنی قضا نمازیں بیٹھ کر پڑھ سکتی ہے؟

**جواب:** حامِلہ کے مَسائل بہت پیچیدہ ہیں، صرف حامِلہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اِجازت نہیں ملے گی۔ ہاں اگر اس پر سے سجدۂ حقیقی ساقِط ہو گیا تو اس سے قیام بھی ساقِط ہو جائے گا۔(درمختار مع ردالمحتار، 2/164) اب اسے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی۔ پھر اِسی

---

1 ...اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (سُنَّتِ فجر) اگر مَع فرض قضا ہوئی ہوں تو ضحوۂ کبریٰ آنے تک ان کی قضا ہے، اس کے بعد نہیں اور اگر فرض پڑھ لئے، سنتیں رہ گئی ہیں تو بعدِ بلندیِ آفتاب ان کا پڑھ لینا مستحب ہے، قبلِ طلوع روا (یعنی جائز) نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 8/145)



www.dawateislami.net

حالت میں وہ اپنی قضا نمازیں بھی اگر بیٹھ کر پڑھے گی تو وہ بھی ادا ہو جائیں گی۔[1]

(در مختار،2/650)(ملفوظات امیر اہل سنت،6/382)

**سوال:** کراچی کافی بڑا شہر ہے، اس میں ایک کونے سے دوسرے کونے کی طرف جانے میں ایک ڈیڑھ گھنٹہ لگ جاتا ہے، کبھی کسی جگہ پہنچنے کی جلدی ہوتی ہے تو نمازِ ظہر قضا ہو جاتی ہے۔ کیا اس طرح کے سفر کی وجہ سے ظہر کی نماز میں قصر کر سکتے ہیں؟

**جواب:** قصر نماز پڑھنے کے لیے شرعی سفر ہونا ضروری ہے[2] اور ایک شہر میں آنا جانا شرعی سفر نہیں کہلاتا۔ لہٰذا اس میں پوری نماز پڑھنی ہوگی۔ ہاں! اگر کوئی کسی شہر میں مُسافر ہے اور 15 دن سے کم دن وہاں رہے گا تو وہ شرعی مُسافر ہوگا۔ اب وہ نماز میں قصر کر سکتا ہے۔ لیکن کراچی میں ہی مقیم ہے اور یہاں رہتے ہوئے ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرتا ہے تو یہ شرعی مُسافر نہیں ہے، لہٰذا قصر نماز نہیں پڑھ سکتا۔ سائل نے ظہر کی نماز کے بارے میں کہا، تو عرض ہے کہ ظہر کی نماز کے وقت میں گنجائش زیادہ ہوتی ہے۔ اگر سفر میں گھنٹہ ڈیڑھ بلکہ دو تین گھنٹے بھی لگتے ہیں پھر بھی اتنا وقت ہوتا ہے کہ ظہر کی نماز پڑھ لے، نماز قضا ہونا مشکل ہے۔ ہاں! اگر سفر کے لیے بس میں ہی ساڑھے چار بجے بیٹھا اور ظہر کا وقت پانچ بجے ختم ہو رہا ہے تو ظاہر ہے اب ظہر قضا ہو جائے گی۔ لہٰذا اسے چاہیے کہ پہلے ظہر کی نماز پڑھے پھر اس کے بعد سفر شروع کرے۔ جب بھی سفر کرنا ہو تو اس کے لیے وہ وقت منتخب کریں جس میں کوئی نماز نہ آئے۔ البتہ ٹرین میں نماز کا وقت آ جائے تو

---

1 ... مزید تفصیل جاننے کیلئے "کرسی پر نماز پڑھنے کے اَحکام" رِسالے کا مطالعہ کیجئے۔

2 ... شرعاً مُسافر وہ شخص ہے جو تین دِن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلو میٹر) تک جانے کے اِرادہ سے بستی سے باہر ہوا۔ (بہار شریعت، 1/740، حصہ:4)



www.dawateislami.net

ٹرین میں بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے، لیکن اس کے الگ مَسائل ہیں۔[1] یاد رکھیے! نماز فرض ہے اسے چھوڑ نہیں سکتے۔(ملفوظات امیر اہل سنت،3/286)

**سوال:** بعض لوگ عصر و مغرب کا تھوڑا وقت گزرنے پر عصر و مغرب کی نماز کو قضا سمجھتے ہیں، اگر کوئی انہیں سمجھائے کہ ابھی نماز کا وقت باقی ہے تو مانتے نہیں، ایسے لوگوں کو کیسے سمجھایا جائے؟

**جواب:** علم کی کمی ہے۔ خاص طور پر مغرب میں تھوڑی دیر ہو جائے تو لوگ اِس طرح بولتے ہیں کہ اب مغرب کی نماز کا وقت نکل گیا، حالانکہ پاکستان میں مغرب کی نماز کا وقت کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہوتا ہے۔ اگرچہ بِلاعذر مغرب کی نماز میں اتنی تاخیر کرنا کہ ستارے قریب قریب آجائیں مکروہ ہے(فتاویٰ رضویہ،5/153) اور بغیر شرعی عُذر کے اتنی تاخیر کرنے والا گناہ گار ہو گا۔(بہار شریعت،1/453،حصہ:3) لیکن نماز قضا نہیں ہوتی کیونکہ اب بھی نماز کا وقت باقی ہے، اگر نماز پڑھیں گے تو ادا ہی ہو گی۔ نمازوں کے اوقات کا نقشہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر بھی موجود ہے۔(ملفوظات امیر اہل سنت،6/424)

**سوال:** رَمَضانُ المبارک میں ایک نیکی کا ثواب 70 نیکیوں کے برابر ملتا ہے، اگر کوئی رَمَضانُ المبارک میں قضا عمری کرتا ہے تو کیا ایک نماز قضا پڑھنے سے 70 قضا نمازیں ادا ہو جائیں گی؟

**جواب:** نہیں۔ ایک قضا نماز ادا کریں گے تو ایک ہی قضا نماز ادا ہو گی۔
(ملفوظات امیر اہل سنت،7/166)

---

1... اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ٹھہری ہُوئی ریل میں سب نمازیں جائز ہیں اور چلتی ہوئی میں سنّتِ صبح (یعنی فجر کی سنتوں) کے سِوا سب سنّت و نفل جائز ہیں مگر فرض و وتر یا صبح کی سنتیں نہیں ہو سکتیں۔ اِہتمام کرے کہ ٹھہری (ہوئی ریل) میں پڑھے اور (اگر) دیکھے کہ وقت جاتا ہے (تو) پڑھ لے اور جب (ریل) ٹھہرے پھر پھیرے (یعنی ان نمازوں کو دوہرا لے۔)(فتاویٰ رضویہ،5/113)



www.dawateislami.net

**سوال:** کیا قضا نماز بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟ نیز قضا نماز میں ایک ہی سُورت کی تکرار کرنا کیسا؟

**جواب:** قضا نماز بھی کھڑے ہو کر اسی طرح پڑھنی ہے جس طرح ادا نماز پڑھتے ہیں۔ کیونکہ قضا میں فرض اور واجب رکعتیں ہوتی ہیں، جن میں قیام فرض ہوتا ہے۔(حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی الفلاح، ص353 ماخوذا) اگر کسی کو ایک ہی سُورت یاد ہے اور اس کے عِلاوہ کوئی سُورت یاد نہیں تو ہر رکعت میں ایک ہی سُورت پڑھتا رہے، ورنہ ہر رکعت میں بدل بدل کر پڑھے، کیونکہ بلا مجبوری فرض کی رکعتوں میں ایک ہی سُورت کی تکرار مکروہِ تنزیہی ہے۔

**سوال:** اگر دورانِ اعتکاف کسی کی نماز قضا ہو جائے تو کیا اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا؟

**جواب:** نماز چھوڑی تو واقعی سخت سے سخت گناہ کیا۔ البتہ اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔ ہاں! اگر کسی نے دس دن والے سنّت اعتکاف میں روزہ توڑا یا کسی وجہ سے روزہ ٹوٹا یا بیماری کی وجہ سے روزہ توڑنا یا چھوڑنا پڑ گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔(فیضانِ رمضان، ص268)

**سوال:** فوت شُدہ کی قضا نمازوں اور روزوں کا فِدیہ ادا کرنے کا طریقہ بیان فرما دیجیے۔

**جواب:** فوت شُدہ نے جتنی نمازیں قضا کی ہیں اُن کا حِساب لگایا جائے، اب اگر عمر بھر نمازیں نہیں پڑھیں تو جب سے بالغ ہوا اس وقت سے حساب لگایا جائے۔ یہ بھی معلوم نہ ہو کہ کب بالغ ہوا تھا تو مرد کا 12 سال اور عورت کا 9 سال کی عمر سے حساب لگایا جائے۔ یہ حساب ہجری سِن کے اعتبار سے لگانا ہو گا نہ کہ عیسوی سِن سے کیونکہ دونوں میں فرق ہے۔ اسلامی مُعاملات سارے کے سارے ہجری سِن کے حساب سے ہوتے ہیں۔ بد قسمتی سے مسلمانوں کا سِنِ ہجری کی طرف دھیان ہی نہیں۔ ہجری سِن کو فاروقی سال بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ امیرُ المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے ہجری سِن کو باقاعدہ جاری فرمایا تھا۔(تہذیب الاسماء واللغات، 1/47) اگر اسے اسلامی سال بولیں تو بھی دُرُست ہے۔

بہر حال فوت شُدہ کی عمر سے اِس طرح قضا نمازوں اور روزوں کا حساب لگایا جائے۔



www.dawateislami.net

حساب لگانے کے بعد مثلاً ایک ہزار (1000) دن کی قضا نمازیں بنتی ہیں، اب روز کی یوں تو پانچ نمازیں ہیں مگر وتر کا بھی فِدیہ دینا ہو گا تو یوں ایک دن کے چھ فِدیے بنیں گے۔ اِسی طرح مثلاً ایک ہزار (1000) دن کے روزے بھی قضا بنتے ہوں تو ہر روزے کا بھی ایک فِدیہ دینا ہو گا۔ تو یوں ہزار (1000) دن کی قضا نمازوں اور روزوں کے سات ہزار (7000) فِدیے بن جائیں گے۔ اب ایک فِدیہ کی مِقدار ایک صَدَقۂ فِطر ہے جو ہم رَمَضانُ المبارک میں دیتے ہیں مثلاً اِس سال (1439ھ بمطابق 2018 کو) ایک صَدَقۂ فطر کی قیمت گیہوں (یعنی گندم) کے حساب سے 100 روپے تھی، جبکہ کھجور اور کشمش کے حساب سے زیادہ بنتی ہے۔ اب اگر گیہوں (یعنی گندم) کی رقم کے حساب سے مسکین کو سات ہزار (7000) فِدیوں کی قیمت دیں گے تو یہ سات لاکھ (700000) بنے گی۔ اب اگر اتنی رقم پاس نہیں تو اس میں حیلے کی بھی گنجائش ہے، مثلاً اس کے پاس ایک ہزار (1000) فِدیے کی رقم ہے، وہ رقم فِدیے کے طور پر کسی شرعی فقیر کو دے، شرعی فقیر اس رقم پر قبضہ کرنے کے بعد تحفے کے طور پر یہ رقم اسے واپس لوٹا دے اور یہ قبضہ کرنے کے بعد پھر اس شرعی فقیر کو فِدیے میں یہ رقم دے تو اِس طرح سات بار کرنے سے سات ہزار (7000) فِدیوں کی ادائیگی ہو جائے گی۔ ساری عمر کے روزوں کا حساب لگانے میں جس جس رَمَضان کے 29 دن کا ہونا یقینی معلوم ہو تو اسے 29 شمار کیا جائے۔ مزید تفصیلات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب ”نماز کے اَحکام“ میں موجود رِسالے ”قضا نمازوں کا طریقہ“ کا مُطالعہ کیجیے، یہ رِسالہ مکتبۃ المدینہ سے الگ سے بھی مل سکتا ہے۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 1/247)

**سوال:** سورج نکلنے سے فجر کی نماز قضا ہو جاتی ہے، اگر فجر کی نماز پڑھتے پڑھتے روشنی ہو جائے تو کیا نماز ہو جائے گی؟

**جواب:** سورج کی پہلی کرن چمکنے سے پہلے پہلے فجر کی نماز کا سلام پھیرنا ضروری ہے، کیونکہ



www.dawateislami.net

”فجر کا وقت طلوعِ صبحِ صادِق سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔“(بہارِ شریعت،1/447) لہٰذا اگر فجر کی نماز پڑھتے پڑھتے سورج کی پہلی کرن چمک گئی تو اب نماز نہیں ہو گی ورنہ ہو جائے گی، کیونکہ روشنی تو صبحِ صادِق کے وقت سے ہی ہونا شروع ہو جاتی ہے اور پھر یہ بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ سورج نکل آتا ہے۔ بعض اوقات موسم اَبْر آلود ہوتا ہے اور سورج نظر ہی نہیں آتا۔ بلکہ سنا ہے کہ یو۔کے (U.K) وغیرہ میں تو سورج بہت کم نظر آتا ہے تو ایسے موقع پر اپنے اپنے شہروں یا ملکوں کے ”نقشہ برائے اوقاتِ نماز“ کے مطابق نماز ادا کی جائے۔[1](ماہنامہ فیضان مدینہ، مئی 2017ء، ص8)

**سوال:** اگر کسی شخص پر جنات کے اثرات ہوں اور وہ زیادہ وقت بے ہوش رہتا ہو تو کیا اس پر قضا نماز پڑھنی واجب ہے؟

**جواب:** بہارِ شریعت میں ہے: جُنون یا بے ہوشی اگر پورے چھ وقت کو گھیر لے، چاہے وہ جِن کی وجہ سے ہو یا بیماری کی وجہ سے تو ان نمازوں کی قضا بھی نہیں، اگرچہ بے ہوشی آدمی یا درندے کے خوف سے ہو اور اس سے کم ہو تو قضا واجب ہے۔(درمختار،2/692،ماخوذا۔بہار شریعت،1/72،حصہ:4ماخوذا) یعنی چاہے کسی بندے نے ڈرا دیا یا جانور کا خوف لگ گیا یا سانپ نظر آ گیا اور یہ بے ہوش ہو گیا الغرض کسی بھی وجہ سے بے ہوش ہوا اور اِسی حالت میں چھ فرض نمازوں کا وقت نکل گیا تو یہ نمازیں معاف ہوں گی۔ البتہ پانچ فرض نمازیں قضا ہوئی تھیں اور چھٹی کا وقت گزرنے سے پہلے ہوش آ گیا تو ان فرض نمازوں کو پڑھنا ہو گا۔

---

1 ...دعوتِ اسلامی کی مجلسِ توقیت نے مُلک و بیرونِ مُلک کے اوقاتِ نماز کے نقشے جاری کئے ہیں، جو مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ نیز دنیا بھر کے اوقاتِ نماز جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے کمپیوٹر، اینڈرائیڈ اور آئی فون وغیرہ کیلئے سافٹ ویئر ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں۔



www.dawateislami.net

## جُنون اور بے ہوشی میں فرق

جُنون اور بے ہوشی میں فرق ہے، جس پر جُنون طاری ہو وہ بظاہر ہوش میں لگتا ہے، لیکن حقیقتاً اسے ہوش نہیں ہوتا۔ بعض اوقات ایسا شخص خواہ مخواہ گالیاں دیتا، پتھر مارتا، اَول فَول بکتا رہتا ہے اور اس کو اپنے کپڑوں تک کی کوئی خبر نہیں ہوتی، ایسے کو لوگ پاگل بولتے ہیں۔ جبکہ وہ شخص جس پر بے ہوشی طاری ہو، وہ تو جاگ ہی نہیں رہا ہوتا، بے ہوش پڑا ہوتا ہے۔ اوپر جو حکم بیان کیا گیا، وہ ان دونوں کے لیے ہی ہے یعنی وہ شخص جس پر جُنون طاری ہو اور وہ جو بے ہوش ہو۔ (اس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) جنات بھی بندے پر جُنون طاری کر دیتے ہیں، جس کی وجہ سے یہ اُوٹ پٹانگ حرکتیں کرتا ہے۔

(ملفوظات امیر اہل سنت، 8/339)

**نوٹ:** صفحہ 4 پر موجود سوال شعبہ ہفتہ وار رسالہ نے قائم کیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کا ہی عطا فرمودہ ہے۔

### جمعۃ الوداع کے دن قضا نماز کے بارے میں غلط فہمی

بعض لوگ رمضان المبارک کے آخری جمعہ میں باجماعت قضائے عمری پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضائیں اسی ایک نماز سے ادا ہو گئیں، اس بارے میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: فوت شدہ نمازوں کے کفارہ کے طور پر یہ جو طریقہ (قضائے عمری) ایجاد کر لیا گیا ہے یہ بدترین بدعت ہے اس بارے میں جو روایت ہے وہ موضوع (گھڑی ہوئی) ہے یہ عمل سخت ممنوع ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 8/25)



www.dawateislami.net

# فرمانِ امیرِ اہلِ سنت

دامت برکاتہم العالیہ

بچوں میں یہ فطری (یعنی قدرتی Natural) بات ہوتی ہے کہ وہ بڑوں کی نقالی (یعنی انہیں Copy) کرتے ہیں، اگر گھر میں نمازوں کا ماحول ہوگا تو بچے بھی نمازوں کی نقالی کریں گے اور اگر (معاذ اللہ) گانے باجے یا ڈانس کا ماحول ہوگا تو بچے بھی ڈانس کریں گے۔

(امیر اہلِ سنت کے 126 ارشادات، ص 6)

978-969-722-466-1
01082396

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
+92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net